



www.sirat-e-mustaqeem.com

رمضان کی بہاریں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمْنَا مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درد و پاک کی فضیلت

حضرت سَیدنا شیخ احمد بن مَنصُور عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفُورُ جب فُوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حُلَّہ (جَلَّتِ لباس) زیب تن کیا ہوا ہے اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے بختشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جَنَّت میں داخل کیا۔“ پوچھا: کس سبب سے؟ فرمایا: ”میں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آگیا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (القولُ الْبَدِیْعُ ص ۲۵۴)

قبر میں خوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غارِ درود
بیٹھے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو الہی مرا شِعارِ دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی یتیمیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”رَبِّیُّہُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَانِ کی نِبِّتِ اُس کے عمل سے بہتر ہے۔^(۱)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نِبِّت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیانِ سنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلٹھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اَذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوبُوا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کرنے کی نیتیں

میں بھی نِبِّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: ﴿اٰذْعُرْ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمَہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پئی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اَیَّۃً“^(۲) یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم

۱... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

۲... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشکیل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخْلَاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوَرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَعْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رمضان کی پہلی رات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، مایہ ناز و تصنیفِ لطیف "فیضانِ سُنّت جلد اوّل" کے باب "فیضانِ رمضان" میں ہے،

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجِئِم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جب رَمَضَان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَیْثِوۃ (م-ثی-رہ) نامی ہوا چلتی ہے جو جَنّت کے درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہے۔ اِس ہوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سنی۔ اِس آواز کو سُن کر بڑی بڑی آنکھوں والی خُوریں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جَنّت کے بلند مَحَلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: "ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟" پھر وہ خُوریں دارِ وِجْہِ جَنّت (حضرت رِضْوَان (عَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے پوچھتی ہیں: "آج یہ کیسی رات ہے؟" (حضرت رِضْوَان (عَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) جواباً تَلْبِیْہ (یعنی لَبَّیْک) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: "یہ ماہِ رَمَضَان کی پہلی رات ہے، جَنّت کے دروازے اُمّتِ مُحمّریہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔"

(الترغیب والترہیب ج ۲، ص ۶۰، حدیث: ۲۳) (فیضانِ سنت، ص ۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدا نے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ روزہ داروں پر کس دَرَجہ

مہربان ہے کہ ماہِ رَمَضَانَ میں ان کے لئے جَنّت کے دروازوں کو کھول دیتا ہے اور ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے بھی کیا کہنے کہ اس کے اِسْتِقْبَالَ کیلئے سارا سال جَنّت کو سجایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سَيِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، مُرُورِ قَلْبِ وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک جَنّت اِبتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رَمَضَانَ شریف کے پہلے دِنِ جَنّت کے دَرِختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی خُوروں پر ہوا چلتی ہے اور وہ عَرَض کرتی ہیں: ”اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔“ (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۳۳) (فیضانِ سنت، ص ۸۶۴)

مرحبا! بہت ہی جلد رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا خوبصورت مہینہ اپنے دامن میں رحمتوں اور معفرتوں کے خزانے لئے ہوئے ہمارے درمیان جَلُوہِ گر ہونے والا ہے۔ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی عظمت اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جیسے ہی یہ مُقَدَّس اور مُبَارَك ماہ اپنی رحمتوں کے ساتھ سایہ فگن ہوتا تو ہمارے پیارے آقا، میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو اس کی آمد پر مُبَارَك باد دیتے اور خوشخبری سناتے۔ چنانچہ

رمضان کی مبارک باد

حضرت سَيِّدُنَا ابُو ہریرہ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رُوْفُ الرَّحِيْمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کرام رَضَوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِيْنَ کو خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے کہ تمہارے پاس رَمَضَانَ کا مہینہ آیا ہے جو نہایت بابرکت ہے، اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر اس کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اس میں جَنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں نیز شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی

خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۹۰۰۱)

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اَس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ ماہِ رَمَضَانَ میں حَسَّی (یعنی محسوس ہونے والی) بَرَکَتیں بھی ہیں اور غیبی بَرَکَتیں بھی، اس لیے اس مہینہ کا نام ماہِ مبارک بھی ہے، رَمَضَانَ میں قدرتی طور پر مومنوں کے رزق میں بَرَکَت ہوتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب ستر (70) گنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ رَمَضَانَ کی آمد پر خوش ہونا ایک دوسرے کو مبارک بار دینا سنت ہے اور جس کی آمد پر خوشی ہونا چاہئے، اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہئے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمُعَةُ الْوَدَاعِ کو مَغْمُوم اور چَشمِ پُرْمِ ہوتے ہیں اور خُطبَاء اس دن میں کچھ وَدَاعِیہ کلمات کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۳۷ ملقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دُعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مدنی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں بھرے اس مہینے کی آمد پر خوب خوشی کا سماں ہوتا ہے اور اس کا بھرپور استقبال کیا جاتا ہے نیز جب یہ مہینہ رُخصت ہوتا ہے تو اَشکبار آنکھوں سے اسے ”اَلْوَدَاع“ کیا جاتا ہے۔ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دُعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک کی آمد پر خوشی اور مَسَرَّت کا اظہار کرنے، ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی اس عظیم نعمت پر اظہارِ شکر کرنے اور اس ماہِ عُفْرَان کی عظمت و اہمیت اُجاگر کرنے کے لئے یہ خوبصورت اور پیارا کلام لکھا:

مرحبا صد مرحبا!

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمَضَانَ ہے کھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے
ہم گناہگاروں پہ یہ کتنا بڑا احسان ہے یا خُدا تُو نے عطا پھر کر دیا رَمَضَانَ ہے

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمَضَانَ تُو عَظِيمُ الشان ہے
 ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نُورِ نور
 ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں
 آگیا رَمَضَانَ عبادت پر کمر اب باندھ لو
 عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
 بھائیو کرو گناہوں سے سبھی توبہ کہ اب
 خوش دلی سے سُنّتیں اپنائے جاؤ بھائیو
 مَسْجِدیں آباد ہیں زورِ گنہ کم ہو گیا
 روزہ دارو جھوم جاؤ کیونکہ دیدارِ خدا
 دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
 یا الہی تُو مدینے میں کبھی رَمَضَانَ دکھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر شب ساٹھ (60) ہزار کی بخش

حضرت سَیِّدنا عبدُ اللہِ ابنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہنشاہِ ذیشان، کئی مدنی سلطان
 صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”رَمَضَانَ شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُحُوحِ صادق
 تک ایک مُنادی یہ ندا کرتا ہے ”اے اچھائی مانگنے والے! مکمل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے
 بڑھ) اور خوش ہو جا۔ اور اے شریر! شر سے باز آ جا اور عِزّت حاصل کر۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب! کہ
 اُس کی طَلَب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعا مانگنے

والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضَانَ المبارک کی ہر شب میں افطار کے وقت ساٹھ ہزار (60,000) گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرمادیتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔“ (الدَّرُ الْمُنْتَوِج ص ۱۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضَانَ کی ساعتیں کتنی بابرکت ہیں کہ ہر لمحہ بندوں میں رحمت و مغفرتِ الہی تقسیم ہو رہی ہے۔ یہ وہ ماہِ مُقَدَّس ہے جس کے دن روزوں میں اور راتیں تلاوتِ کلامِ پاک میں صَرَف ہوتی ہیں اور یہی دونوں چیزیں یعنی روزہ اور قرآن روزِ مُحَشَّرِ مُسْلِمَان کیلئے شَفَاعَتِ کاسمان بھی فراہم کریں گے۔ چنانچہ،

روزہ و قرآن شفاعت کریں گے

رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: روزہ اور قرآن بندے کیلئے قیامت کے دن شَفَاعَت کریں گے۔ روزہ عَرَض کریگا: اے ربِّ کریم عَزَّ وَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شَفَاعَتِ اِس کے حَقِّ میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا: میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفَاعَتِ اِس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شَفَاعَتیں قبول ہوں گی۔ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۵۸۶ حدیث ۶۶۳)

بخشش کا بہانہ

امیرِ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شَیْرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:

”اگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو اُمّتِ مُحمّٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رَمَضَانَ اور سورہ ”قُلْ هُوَ اللہ“ شریف ہرگز عنایت نہ فرماتا۔“ (نُزْہَةُ الْمَجَالِس ج ۱ ص ۲۱۶) (فیضانِ سنت، ص ۸۷۴)

دُر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جَزَا

دی اُن کی رحمت نے صدایہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عبادت پر کمر بستہ ہو جاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بالخصوص ماہِ رَمَضَانَ میں ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُوبِ حُوب عبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَوِّدِ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا ہو۔ اگر اس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرو اسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عبادتِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ مگن ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدُنَا عائِشہ صَدِیقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”جب ماہِ رَمَضَانَ آتا تو میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیلئے کمر بستہ ہو جاتے اور سارا مہینہ اپنے بسترِ مَہْوَں پر تشریف نہ لاتے۔“ (الَّذِی الْمُنْتَوَرَجُ ص ۳۹) (فیضانِ سنت، ص ۸۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ پورا ماہِ رَمَضَانَ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور اُس کی عبادت میں صرف کر دیں۔ یقیناً جسے رب عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہو جائے دنیا و آخرت میں اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے اور ماہِ رَمَضَانَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بڑی شان و عظمت والا مہینہ ہے اس کی بے شمار خُصُوصِیَّات ہیں جن میں سے ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسی ماہِ مبارک میں قرآنِ پاک نازل فرمایا۔ چنانچہ پارہ 2، سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت نمبر 185 میں خُداے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا نزولِ قرآن اور ماہِ رَمَضَانَ کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ تَرْجَمَہُ کُنْزُ الْاٰیَانَ رَمَضَانَ کا مہینہ، جس میں قرآن اُتر

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ
فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ
مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ
يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَلِتَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ (پ ۲، البقرة: ۱۸۵) اُس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُقَدَّسَہ کے اندر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے ماہِ رَمَضَانَ میں روزے رکھنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ توحید و رسالت کا اقرار کرنے اور تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مسلمان پر نماز فرض قرار دی گئی ہے، اسی طرح رَمَضَانَ شریف کے روزے بھی ہر مسلمان (مرد و عورت) عاقل و بالغ پر فرض ہیں۔ دُرِّ مختار میں ہے: روزے دس (10) شَعْبَانَ الْبَعْظَم ۲ کو فرض ہوئے۔ (دُرِّ مختار مع ردِّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۳۰)

روزہ فرض ہونے کی وجہ

اسلام میں اکثر اعمال کسی نہ کسی رُوح پر و رواقعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقَرَّر کئے گئے ہیں۔ مثلاً صفا اور مروہ کے درمیان حاجیوں کی سَخّی حضرت سَیِّدُنَا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی یاد گار ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے لَحْتِ جگر حضرت سَیِّدُنَا اسماعیل ذَیْبُ اللہِ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دوڑی تھیں۔ اللہ عَزَّ وَ جَلَّ کو حضرت سَیِّدُنَا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی یہ ادِاپسند آگئی، لہذا اسی سُنّتِ ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللہ عَزَّ وَ جَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صفا و مروہ کی سَخّی کو واجب کر دیا۔ اسی طرح ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غارِ

حجرات میں گزارے تھے۔ اس دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکْرُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہتے تھے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن دنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فرض کئے تاکہ اُس کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ قَائِم رہے۔ (فیضانِ سُنَّت، ص ۹۳۵)

روزہ دار کا ایمان کتنا بختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخت گرمی ہے، پیاس سے حلق صُکھ رہا ہے، ہونٹ خشک ہو رہے ہیں، پانی موجود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجود ہے بھوک کی شدت سے حالتِ دِگرگوں ہے، مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمائیے، اس شخص کا خُداے رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ پر کتنا بختہ ایمان ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی حُرکت ساری دُنیا سے تُو جُھپ سکتی ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اس کا یہ یَقِیْنِ کامل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عبادتیں کسی نہ کسی ظاہری حُرکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعَلُّقِ باطن سے ہے۔ اس کا حال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اگر وہ جُھپ کر کھاپی لے تب بھی لوگ تو یہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ محض خَوْفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔ (فیضانِ سُنَّت، ص ۹۳۷) یہی وجہ ہے کہ روزہ داروں کو ڈھیروں انعامات اور اجر و ثواب سے نوازا جائے گا، آئیے روزے کے فضائل پر چند روایات سنتے ہیں۔

سابقہ گناہوں کا کفارہ

حضرت سَیِّدُنَا ابُو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، کئی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”جس نے رَمَضَانَ کا روزہ رکھا اور اُس کی خُدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے، اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کَفَّارہ ہو گیا۔“

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حَبَّان ج ۵ ص ۸۳ حدیث ۳۴۲۲)

روزہ کی جزاء

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس (10) سے سات سو (700) گنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّہٗ لِي وَاَنَا أَجْزِي بِہٖ۔ سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دُوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید ارشاد ہے: بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صرف میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو (2) خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُنک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔“ (صحیح مسلم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے: روزہ سپر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دِن ہو تو نہ بے ہودہ بکے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شخص اس سے گالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خصوصی انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں روزہ کی کئی خصوصیاتِ ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اعضاء کو بھی گناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا اور حدیثِ مبارکہ کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابلِ توجہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار، بَازِنِ پَر و ردگار، دو عالم کے مالک

وَمُخْتَارِ، شَہنشاہِ اَبْرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ خوشگوار سناتے ہیں ”فَاِنَّہٗ یَا وَ اَنَا اُجْزِیْ بِہٖ“۔ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود ہی دوں گا۔ حدیثِ قدسی کے اس ارشادِ پاک کو بعض مُحَلِّثِیْنَ کرام رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ نے ”اَنَا اُجْزِیْ بِہٖ“ بھی پڑھا ہے، جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تو پھر معنی یہ ہوں گے، ”روزہ کی جزا میں خود ہی ہوں۔“ سُبْحَنَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللہ تَبَّارَکَ وَ تَعَالٰی ہی کو پالیتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۴۵ تا ۹۴۷)

سونا بھی عبادت ہے

حضرت سَیِّدُنَا عَبْدُ اللہِ بنِ اَبِی اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُمَوَّر ہے: ”روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اسکی دعاء قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔“ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۳ ص ۲۱۵ حدیث ۳۹۳۸) سُبْحَنَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قدر بَخْتُوں ہے کہ اُس کا سونا بندگی، خاموشی تسبیحِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ، دعائیں اور اعمالِ حسنہ مقبولِ بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہماری تنگ ہے تیرے یہاں کی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعضاء کا تسبیح کرنا

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدُنَا عَائِشَہ صَدِیقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اعضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رہنے والے (فرشتے) اس کے لئے سورج ڈوبنے تک مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو (۲) رکعتیں

پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِ عین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تو اس کو ہمارے پاس بھیج دے، ہم اس کے دیدار کی بہت زیادہ مُشتاق ہیں اور اگر وہ لآلِہِ اِلَّا اللہ یا سُبْحَنَ اللہ یا اللہ اُکْبَر پڑھتا ہے تو ستر ہزار (70,000) فرشتے اُس کا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔“ (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)

سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھلیں، اس کے جہنم کے اعضاء، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کریں، آسمان دنیا پر رہنے والے ملائکہ غروبِ آفتاب تک اُس کے لئے دعائے مغفرت مانگیں، نماز پڑھے تو اس کے لئے آسمان میں روشنی ہو اور حُورِ عین یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں جو اُس کے لئے مُقَرَّر ہوئی ہیں، وہ جنت میں اِس کی آمد کا انتظار کریں، لآلِہِ اِلَّا اللہ یا سُبْحَنَ اللہ یا اللہ اُکْبَر کہے تو ستر ہزار (70,000) فرشتے غروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں تو روزہ داروں پر رحمتِ الہی کی چھماچھم بارشیں ہوں گی ہی، آخرت میں بھی اُن کو عَظِيْمُ الشَّان مقام و مرتبہ حاصل ہو گا۔ چنانچہ

سونے کا دسترخوان

حضرت سَيِّدُنَا عَبْدُ اللہِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے، مالکِ جنت، ساتی کوثر، محبوبِ ربِّ داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُر اثر ہے: ”قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دسترخوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنْتَظَر ہوں گے۔“

(کُنُزُ الْعَمَال ج ۸ ص ۲۱۴ حدیث ۲۳۶۲۰)

جنتی پھل

آئیمُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت مولائے کائنات، عَلِيُّ الْمُرْتَضَى، شَیْرِ خُدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: اِمَامُ الصَّابِرِیْن، سُلْطَانُ التَّوَكُّلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جس کی اسے خواہش تھی، تو اللہ تعالیٰ اسے جتنی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جتنی شراب سے سیراب کرے گا۔“ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۳ ص ۱۰۰ حدیث ۳۹۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب اعمال کی جزاء ملنے کی باری آئے گی تو روزہ داروں کو بے حد و بے حساب اجر دیا جائے گا۔ چنانچہ،

بے حساب اجر

حضرت سَیِّدُ نَاعِبُ الْاَحْبَارِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ”بروزِ قیامت ایک مُنادی اس طرح ندا کرے گا ”ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اجر دیا جائے گا، سوائے قرآن والوں (یعنی عالمِ قرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حد و بے حساب اجر دیا جائے گا۔“ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۳ ص ۱۰۳ حدیث ۳۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں جیسا بونیں گے ویسا کاٹیں گے۔ علمائے کرام اور روزہ

دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قیامت اُن کو بے حساب ثواب سے نوازا جائے گا۔

جب روزہ دار جنت میں داخل ہونے لگیں گے تو اُس وقت بھی انہیں خُصُوصی اعزاز سے نوازا جائے گا۔ جیسا کہ،

جنتی دروازہ

حضرت سَیِّدُ نَاعِیْلُ بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ماہِ نُبُوت، مہرِ رسالت، منبعِ جُود و

سَخَاوَت، قاسمِ نعمت، سراپا رحمت، شافعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمتِ نشان ہے: ”بے

شک جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو رِیّان کہا جاتا ہے، اُس سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پس پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵ حدیث ۱۸۹۶)

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ! روزہ داروں کا بھی خوب مُقَدَّر ہے۔ بروزِ قیامت ان کا خصوصی اعزاز ہو گا۔ جانا جنت ہی میں ہے، دیگر خوش قسمت بھی جُوق در جُوق داخلِ جنت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ دار خصوصی طور پر ”بابُ الرِّیّان“ سے داخلِ جنت ہوں گے۔

یاد رکھئے! جس طرح روزہ رکھنا بہت بڑی فضیلت اور سعادت کی بات ہے، اسی طرح روزہ نہ رکھنا بھی محرومی اور بد بختی کا باعث ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اَذْرَكَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَظْمُمْهُ فَقَدْ شَقِيَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضَانَ کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے، وہ شخص شقی (یعنی بد بخت) ہے۔ (معجم الاوسط، ۲۲/۳، حدیث: ۳۸۷۱)

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَانَ شریف کا ایک روزہ جو بلا کسی عذرِ شرعی جان بوجھ کر ضائع کر دے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے، تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، باذنِ پروردگار، دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”جس نے رَمَضَانَ کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت و بغیر مرض، افطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا، اگرچہ بعد

میں رکھ بھی لے۔“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۳۸ حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پاسکتا۔ لہذا ہمیں ہر گز ہر گز غفلت کا شکار ہو کر روزہ رَمَضَانَ جیسی عَظِيمُ الشَّانِ نعمت نہیں چھوڑنی چاہئے۔

نیز اس ماہِ مبارک کے حق کو اچھی طرح ادا کرنا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ رَمَضَانَ کے حق میں کوتاہی کے سبب ہم مغفرت سے محروم رہ جائیں۔ یاد رکھئے! جو اس ماہ بھی مغفرت سے محروم رہا، وہ بہت بڑے خسارے میں ہے۔ جیسا کہ،

ناک مٹی میں مل جائے۔

حضرت سَيِّدُنَا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرُود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس پر رَمَضَانَ کا مہینہ داخل ہوا، پھر اُس کی مغفرت ہونے سے قبل گزر گیا اور اُس آدمی کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس اس کے والدین نے بڑھاپے کو پالیا اور اُس کے والدین نے اس کو جنت میں داخل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) (مسند احمد ج ۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مبارک کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے نیز ربِّ عَفَّارِ جَلَّ جَلَّتْہ کی بارگاہ سے مغفرت کا انعام حاصل کرنے کے لئے ماہِ رَمَضَانَ میں خوب عبادت کریں اور نیکیوں کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ زندگی بے حد مُخْتَصِر ہے، لہذا ان لحات کو غنیمت جانیئے اور ماہِ رَمَضَانَ کی مقدس ساعتوں کو فضولیات و خُرافات میں برباد کرنے کے بجائے، تلاوتِ قرآن، ذکرِ دُرُود اور دیگر نیک کاموں میں گزارنے کی کوشش کیجئے۔

اعتکاف کی بھاریں لُوٹیں

آئیے! احترامِ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اعتکاف کی سعادت حاصل کر لیجئے۔ اعتکاف کی بھی کیا خوب فضیلت ہے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیع روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنْ اَعْتَكَفَ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

سارے مہینے کا اعتکاف

ہمارے پیارے پیارے اور رحمت والے آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا جوئی کیلئے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمَضَانَ شریف میں عبادت کا خوب ہی اہتمام فرمایا کرتے۔ چونکہ ماہِ رَمَضَانَ ہی میں شبِ قدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمایا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یکمِ رَمَضَانَ سے 20 رَمَضَانَ تک اعتکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضَانَ کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا، پھر درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قدر آخری عشرہ میں ہے، لہذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے وہ کر لے۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اس ادائے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک کا اعتکاف کر لینا چاہئے۔

یوں بھی مسجد میں پڑا رہنا بہت بڑی سَعَادَت ہے اور مُعْتَكِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغل سے فارغ کر کے مسجد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”اعتکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّةً (یعنی مکمل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں منہمک (مُنہَک) کر دیتا ہے اور اُن تمام مَشَاغِلِ دُنیا سے کنارہ کش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعْتَكِف کے تمام اوقات حَقِیقَةً یا حُکْمًا نماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نماز کا انتظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتکاف کا مقصود اصلی جماعت کے ساتھ نماز کا انتظار کرنا ہے اور مُعْتَكِف اُن (فرشتوں) سے مُشابہت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اور اُن کے ساتھ مُشابہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُلٹاتے نہیں۔“ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

حضرت سیدنا عطاء خراسانی قُدَسَ سِرُّہُ التَّوَدَّانِ فرماتے ہیں: ”مُعْتَكِف کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو ”یا اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ جب تک تُو میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔“ (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۲۶ حدیث ۳۹۷۰)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے اب تو غنی کے در پر بستر جما دیے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بغیر کے نیکیوں کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتکاف کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ

بھی ہے کہ جتنے دن مسلمانِ اعتکاف میں رہے گا، گناہوں سے بچا رہے گا کیونکہ جو گناہ وہ باہر رہ کر کرتا، ان سے بھی محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اعتکاف کی حالت میں اگرچہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامہ اعمال میں بدستور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ مثلاً کوئی اسلامی بھائی مریضوں کی عیادت کرتا تھا اور اعتکاف کی وجہ سے یہ کام نہیں کر سکا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں ہو گا بلکہ اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا جیسے وہ خود اس کو انجام دیتا رہا ہو۔ جیسا کہ

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سلطانِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تحفظ نشان ہے: **هُوَ يَكْفِي الدُّنُوبَ يُجْزَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا** یعنی اعتکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱)

حضرت سیدنا حسن بصری رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے: **”مُعْتَكِفٌ كَوْزَانٌ يَكْفِيهِ حُجَّاتُ ثَوَابٍ** ملتا ہے۔“ (شعب الایمان، ج ۳، ص ۲۵، الحدیث ۳۹۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ رمضان کا تعارف

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جو اعتکاف کے عظیم الشان فضائل سماعت کیے، یہ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”فیضانِ رمضان“ سے لیے گئے ہیں، یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک سے متعلق تمام اہم باتیں مثلاً رَمَضَانَ الْمُبَارَک کے فضائل، روزے کے فضائل و احکام، تراویح کے مسائل، سحر و افطار سے متعلق احکام، اعتکاف کا بیان، صدقہ فطر نیز عید الفطر کے احکام و مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ چونکہ روزے ہم پر فرض ہیں، لہذا اس کے

مسائل سیکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہیں اور ”فیضانِ رَمَضان“ میں روزے کے عمومی مسائل و احکام درج ہیں، اس لئے تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں بلکہ ہو سکے تو ہدیہً حاصل کر کے دیگر اسلامی بھائیوں تک پہنچائیں نیز اس عظیم الشان کتاب کو اپنے گھروں میں بھی رکھیں تاکہ ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں بھی ماہِ رمضان سے متعلقہ شرعی مسائل کے بارے میں دُرست آگاہی حاصل کر سکیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر و ثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے دُنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں میں اجتماعیِ اعتکاف کی ترکیب کی جاتی ہے، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے باقاعدہ تربیتی جَدول پیش کیا جاتا ہے۔ اس اجتماعیِ اعتکاف کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ

دعوتِ اسلامی کے معرضِ وجود میں آنے سے دو تین سال پہلے رَمَضانُ الْمُبَارَک میں شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نور مسجد کاغذی بازار میٹھا در باب المدینہ (کراچی) (جہاں آپ امامت بھی فرماتے تھے) میں تنہا اعتکاف کیا۔ پھر اگلے سال آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی انفرادی کوشش سے مزید دو (2) اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ملنساری کی عادت اور انفرادی کوششوں کی برکت سے ایک سال ایسا آیا کہ مُعْتَكِفِیْنَ کی تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اس اجتماعیِ اعتکاف کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سال دعوتِ اسلامی کا سورج طلوع ہو گیا اور دعوتِ اسلامی کے اولین مدنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (گلستانِ اوکاڑوی، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پہلا اجتماعیِ اعتکاف کیا گیا، کم

دوبیش ساٹھ (60) اسلامی بھائیوں نے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مَعِیَّت (ہمراہی) میں اِعتِکاف کرنے کی سَعَادَت پائی، بڑھتے بڑھتے (تادم تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف ممالک میں پہنچ گیا ہے، یوں دُنیا کی بے شمار مساجد میں پورے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک اور آخری عشرے کے اِعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزار ہا اسلامی بھائی مُعْتَكِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علم دین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَرْبِیَّت پاتے ہیں۔ نیز کئی مُعْتَكِفِیْنَ اِخْتِتامِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَرْبِیَّت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بن جاتے ہیں۔ اس اجتماعی اِعتِکاف کی بھی خوب بھاریں ہیں۔ چنانچہ،

اجتماعی اِعتِکاف کی مَدَنی بہار

مَرَكْزُ الْاَوْلِیاء (لاہور) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا لُبِ لُبَاب ہے کہ میں نے دعوتِ اسلامی کے تحت رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتِکاف میں شرکت کی سَعَادَت حاصل کی۔ جَدْوَل کے مطابق نمازِ فَجْرِ کے بعد کنزُ الایمان شریف سے 3 آیات کا ترجمہ و تفسیر کا مَدَنی حلقہ لگایا گیا، نمازِ اشراق و چاشت ادا کرتے ہی ہر طرف سے صدا بلند ہونے لگی: ”سو جائیے، مدینے کی یادوں میں کھو جائیے۔“ میں نے مدینہ شریف کا تصوّر کیا اور سُنّت کے مطابق لیٹ گیا، جو نہی میری آنکھ لگی میں نے خواب میں دیکھا کہ بالکل فیضانِ مدینہ کی طرح مُعْتَكِفِ اسلامی بھائیوں کے حلقے خانہ کعبہ شریف میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرف نور ہی نور ہے، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے بیٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جانب سے تشریف لا رہے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوالبال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی آرہے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے آقا

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہر حلقے میں تشریف لے جاتے اور اسلامی بھائی اپنے آقا کے دیدار کا شربت پیتے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی، پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ”ایاس! تم نے یہ بہت اچھا کام کیا کہ ان سب کو 30 دن کے لئے یہاں اکٹھا کیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر نظرِ رحمت فرمائے۔“

مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	جلوہ یار کی آرزو ہے اگر
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	فَضْلِ رب سے ہدایت بھی جائے گی مل
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	تم کو راحت کی نعمت اگر چاہئے
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	بندگی کی بھی لذت اگر چاہئے
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	فاقہ مستی کا حل بھی نکل آئے گا
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	روزگار اِنْ شَاءَ اللہ مل جائے گا
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	رب کی رحمت سے جنت میں پاؤ گے گھر
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	مان بھی جاؤ عطار کی اِلْتِجَا
مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف	ہو گا راضی خُدا، خوش شہِ انبیاء

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ماہِ رَمَضَانَ کتنی شان و عظمت والا مہینہ ہے، اس ماہ کے استقبال کے لئے جنت کو سجایا جاتا ہے اور اس کے دروازے، اُمتِ محمدیہ کے روزہ داروں کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو اس مہینے کی آمد کی خوشخبری سناتے اور مبارک باد دیتے۔ قیامت کے دن روزہ اور قرآن بندے کے حق میں شفاعت کریں گے۔ جب ماہِ غفران کی آمد ہوتی تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے۔ اس ماہ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اسی میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمتِ محمدیہ پر اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ ”روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔“ روزہ دار کے اعضاء تسبیح کرتے ہیں، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کا سونا عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا دسترخوان رکھا جائے گا حالانکہ لوگ حساب کے منتظر ہوں گے۔ روزہ داروں کا جنت میں داخلہ بھی خاص دروازے سے ہو گا جس کا نام ”رَیَّان“ ہے اور اس سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے۔ رَمَضَانَ میں شبِ قَدَر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اس رات کو حاصل کرنے کے لئے اعتکاف کیا جاتا ہے۔ جو ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اعتکاف کرے، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، مُعْتَكِفِ مسجد میں رہ کر گناہوں سے بچا رہتا ہے لیکن باہر رہ کر جو نیکیاں کرتا تھا ان کا ثواب اسے اعتکاف میں بھی ملتا رہے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی رَمَضَانَ المبارک کی خوب خوب برکتیں حاصل کرنے کے لئے اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاۃ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دارُالافتاءِ اہلسنت کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کی تَرْبِیّہ اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت ڈھیروں شعبہ جات قائم ہیں۔ ان میں سے ایک انتہائی اہم شعبہ ”دارُالافتاءِ اہلسنت“ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 102 صفحات پر مشتمل کتاب، ”علم و حکمت کے 125 مدنی پھول“ صفحہ 21 پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک فرمان کچھ یوں نقل ہے کہ بہت عرصہ قبل کسی دینی مدرسے سے وابستہ اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ”ہمارے یہاں جب کوئی کم پڑھا لکھا سائل، مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آتا ہے تو بسا اوقات اندازِ بیان یا طرزِ تحریر پر اُسے خوب جھاڑ پلائی جاتی ہے، مثلاً کہا جاتا ہے: کہاں پڑھے ہو! آپ کو اردو میں سوال لکھنے کا بھی ڈھنگ نہیں معلوم! وغیرہ، اس طرح لوگ بد ظن ہو کر چلے جاتے ہیں، اُن کی پروا نہیں کی جاتی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ باتیں سُن کر میرے دل پر چوٹ لگی اور میرے مُنہ سے نکلا ”اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم 12 دارُالافتاء کھولیں گے۔“ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب 15 شعبان المعظم 1421ھ کو اس وقت پورا ہوا جب جامع مسجد کنز الایمان، بابر چوک باب المدینہ (کراچی) میں تبلیغ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دارُالافتاءِ اہلسنت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان باب المدینہ (کراچی) میں 4 دارُالافتاءِ اہلسنت قائم ہیں، اس کے علاوہ زَم زَم نگر (حیدرآباد)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکز الاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاءِ اہلسنت، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔

اس کے علاوہ ”مجلسِ افتاء“ کے تحت کام کرنے والے شعبے ”دارُالافتاءِ آن لائن“ کے

اسلامی بھائی بھی انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا ہاتھوں ہاتھ حل بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شُعبے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی روزانہ سینکڑوں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ دارُ الافتاء آن لائن سے، انٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) سے سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے، ان نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220112	0300-0220113
0300-0220114	0300-0220115

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر لمحہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآنِ پاک کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے اور قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ،

حَضْرَت سَیِّدُنَا عُثْمَانُ غَنِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہْشَاہِ مَدِیْنۃ، قَرَارِ قَلْبِ وَسِیْنۃ، صَاحِبِ مُعْطَرِ سِیْنۃ، بَاعِثِ نَزْوِلِ سَکِیْنۃ، فِیضِ گَنْجِیْنۃ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ“ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے، جس نے قرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن... الخ، ۴۱۰/۳، حدیث: ۵۰۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کی ضرورت و اہمیت کے پیشِ نظر قرآنِ پاک کی

تعلیمات کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے لئے عموماً بعد نمازِ عشاء مختلف مساجد وغیرہ میں ہزار ہا مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مختلف مقامات و اوقات میں ہزار ہا مدرسۃ المدینہ بالغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی، اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ مختلف دعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سنتوں کی مفت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لہذا آپ بھی اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغان میں ضرور شرکت فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مضطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوحۂ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔^(۱)

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے ۷ مدنی پھول

1 فرمانِ مضطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے

ہوتا ہے گویا وہ سوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مسلم ص ۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جوتا پہنے پھر الٹا اور اتار تے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریے پھر سیدھا۔

۱... مشکاة الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

4 مرد مردانہ اور عورت زنانہ جو تا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی فرماتے

ہیں: عورتوں کو مردانہ جو تا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضْع اختیار کرنے (یعنی تقابلی کرنے) سے مُمَانَعَت ہے، نہ

مرد عورت کی وَضْع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جو تے اتار لیجئے کہ اس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جو تے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہذا استعمالی جو تا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہدِیَّۃً حَاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا

ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو

دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو داغ سارے دھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔^(۱)

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔^(۲)

﴿3﴾ رَحمت کے ستر دروازے

صَلِّ اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔^(۳)

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۱... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۵۱ ملخصاً

۲... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

۳... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

نے فرمایا: اس دُرودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔^(۱)

﴿۵﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً أَكْبَرُ بِدَوَامِ مَلِكِ اللَّهِ
حضرت احمد صاوی علیہ رحمۃ اللہ الہادی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔^(۲)

﴿۶﴾ قُربِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ
ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔^(۳)

﴿۷﴾ دُرودِ شفاعت

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْبَقْعَدَ الْبَقَرَبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شافعِ اُمِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔^(۴)

۱... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۷۳۰۵

۲... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۲۹

۳... القول البدیع، الباب الاول، ص ۲۵

۴... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

غرائب القرآن ص 187 پر ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء 3 مرتبہ

پڑھ لے گا تو اُس نے گویا شبِ قدر کو پالیا۔ لہذا ہر رات اس دُعاء کو پڑھ لینا چاہیے۔

دُعاء یہ ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

(یعنی خدائے علیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)

(فیضانِ سنت ج اول، ص 1163، 1164)